کیا آپ نے خون کے آنسو کتاب پڑھی ہے اگر پڑھی ہو تو
اسکو بھلا دینے والی کتاب خوابِ غفلت سے ہوشیاری کی گھنٹی عنقریب چھپ [illegible]

نعت رسول گلشن رحمت کے خوشبودار پھول

گلشن رحمت

عرف چھنو

مرتبہ عبدالرزاق خاں

جوگن کی جھولی بھر دے — نئی غزل — او کالی کملی والے

یا الٰہی مٹ نہ جائے دردِ دل
مٹنے والوں کو مٹائے دردِ دل

کیا بتائیں مبتلائے دردِ دل
کیا سنوگے ماجرائے دردِ دل

دردِ دل بھی کیا کوئی معشوق ہے
جس کو دیکھو مبتلائے دردِ دل

دردِ دل پیدا ہوا میرے لئے
میں ہوا پیدا برائے دردِ دل

دردِ دل گر بانٹنے کی چیز ہے
بانٹ لیں اپنے پرائے دردِ دل

رات دن لیلے پڑی رہتی ہے کیوں
اپنے پہلو میں دبائے دردِ دل

ہم نے دل سی چیز دیدی آپ کو
آپ کیا دیں گے سوائے دردِ دل

کیا طبیبوں اور حکیموں کا قصور
جبکہ تم خود ہو دوائے دردِ دل

[illegible] حضرت واعظ کا ہے
کر گئے جو مبتلائے دردِ دل

دردِ دل سے زندگی ہے زندگی
دردِ دل خود ہے دوائے دردِ دل

ہر قسم کی کتابیں ملنے کا پتہ

سلطان حسین تاجر کتب و جنرل سٹیشنرز فاکلینڈ روڈ بمبئی نمبر ۴

خدائی لشکر میں آپ ملیے نماز پڑھیے نماز پڑھیے

یہی ہے رستہ یہیں سے چلیے نماز پڑھیے نماز پڑھیے
بھٹک بھٹک کر نہ آپ پھریے نماز پڑھیے نماز پڑھیے

اسی سے بگڑی بنی ہے اپنی اسی سے بگڑے بنیں گے اب بھی
یہیں سے اٹھیے یہیں بیٹھیے نماز پڑھیے نماز پڑھیے

کمیٹیاں ہیں یہ ساری جھوٹی نہ ہوگی ان سے کوئی ترقی
بس آپ مسجد میں کیجے جلسہ نماز پڑھیے نماز پڑھیے

نماز کیا ہے خدا کی رسی اسی میں ہو جائیں سارے سنگی
تتر بتر یوں نہ آپ پھریے نماز پڑھیے نماز پڑھیے

نماز کی یہ صفیں نہیں ہیں یہ قوم بندی کی بندشیں ہیں
سپاہی لشکر میں آپ ملیے نماز پڑھیے نماز پڑھیے

نماز پڑھ کر جو ہم بڑھیں گے قدم یہ پیچھے نہ پھر ہٹیں گے
بڑھے چلیں گے بڑھے چلیں گے نماز پڑھیے نماز پڑھیے

پہاڑ بن کر جمے رہیں گے قدم نہ اپنے اکھڑ سکیں گے
الٹ کے رکھ دیں گے سارے تختے نماز پڑھیے نماز پڑھیے

جلا رہے ہیں ہمیں یہ دشمن بنا کے چولھے کا آج ایندھن
یہ آپ ہوں گے غلام اپنے نماز پڑھیے نماز پڑھیے

دلوں میں ہوگا وہ جوش پیدا کسی کے روکے نہ رک سکے گا
جہاں میں بجنے لگیں گے ڈنکے نماز پڑھیے نماز پڑھیے

جدھر جدھر یہ قدم اٹھیں گے جلو میں [illegible] پیغمبر چلیں گے
دلوں میں اپنے گڑیں گے جھنڈے نماز پڑھیے نماز پڑھیے

نماز پڑھ پڑھ کے باپ دادے ہوئے ہیں دنیا کے شہزادے

یہی ہے سیڑھی یہیں سے چڑھیئے نماز پڑھیئے نماز پڑھیئے

نمازیوں کی دعا کے آگے ٹھہر سکینگے نہ توپ گولے
دھرے رہیں گے یہ کھیل سارے نماز پڑھیئے نماز پڑھیئے

زمانہ خود ہی جھکیگا غازی خدا کے آگے جھکے نمازی
جہاں سر ہوگا ایک نظر سے نماز پڑھیئے نماز پڑھیئے

نئی غزل

ہمیں تو نعت احمد میں مزا معلوم ہوتا ہے … یہیں سے راستہ اللہ کا معلوم ہوتا ہے
اگر چشم بصیرت کھول کر تو دیکھے اے غافل … جدھر دیکھے جہاں دیکھے خدا معلوم ہوتا ہے
کبھی ہیبت تھی وہ اپنی کہ دشمن بھاگ جاتے تھے … یہ کہکر قافلہ اسلام کا معلوم ہوتا ہے
یہ خنجر چل رہا ہے حلق پر کس ماہ تاباں کے … علی کا چاند یہ چھپتا ہوا معدوم ہوتا ہے
سواری رن میں جب اکبر کی آئی یوں لعین بولے … کہ یہ تو ہم شبیہ مصطفےٰ معلوم ہوتا ہے [illegible]
جو دیکھا حور و غلماں نے شب معراج حضرت کو … تو بولے یہ تو حق کا دلربا معلوم ہوتا ہے
کہا معراج میں خالق نے آزردہ نہ ہو پیارے … وہی لے جو تجھے سب سے بھلا معلوم ہوتا ہے
کہا خالق سے حضرت نے کہ امت بخشدی میری … خزانہ تیری رحمت کا بھرا معلوم ہوتا ہے
ندا آئی کہ امت بخشدی اے دلربا تیری … ترا یہ مانگنا ہم کو بھلا معلوم ہوتا ہے
لئے جاتے ہیں جنکو فرشتے جانب جنت … ملا ہے نعت احمد کا صلہ معلوم ہوتا ہے

غزل مذاقیہ

یہ مرغی تمہاری جو مر جائے گی … تو پھر لاش اس کی کدھر جائیگی
لگے کہنے وہ مرغ مرغی سے یوں … تو ادھر جائیگی یا ادھر جائیگی
اگر مرغی تو نے غا پکارا … میری ٹوٹ اب تو کمر جائیگی
بہت ناز مرغی کو جوبن پہ ہے … سمجھتی نہیں کل کو مر جائیگی
دو آنہ کی مرغی روپیہ کو نہ بیچ … تری گود جوتوں سے بھر جائیگی
ارے مرغی دا لو دوا کچھ کرو … مرغی ہے مر جائے گی

ستاؤ نہ مرغوں کو اے مرغیو
جدھر جائے مرغی ادھر ہم بھی جائیں
کسی دن تو کاٹینگے مرغی کو ہم
اگر بھاگی چھٹنو یہ مرغی ہماری

اثر بد دعا ان کی کر جائے گی
بھلا ہم سے بچ کر کدھر جائیگی
چھرے کے تلے سے کدھر جائیگی
اسے ایسا مارینگے مر جائے گی

سٹے بازوں کا فوٹو

سب سے پیارا یہی روز گار ہے
جس کو دیکھو وہ سٹے کا یار ہے

بیٹھے جو رات کے دس گھر سے سیٹھ جی نکلے
رات کے دو بجے تک تو بیٹھے رہے

دو سٹے پہ لگائے جو پاس تھے پیسے
جب خبر آئی سن کر کے ٹھنڈے ہوئے

آئی آواز چوکے کا تار ہے سب سے پیارا

چلمن پہ منہ ڈھکے سو رہے چپکے
بولی گھر آٹا نہیں ہے میاں

ہوئی جو صبح تو منہ دھو کے سیٹھ جی بیٹھے
بولے جا کہ کے تا ب میں جاؤں کہاں

دیتا بنیا نہیں اب ادھار ہے۔ سب سے پیارا

خدا کے واسطے زیور اتار کر دیدے
بی بی بولی کے کچھ شرم کھاؤ ذرا

دو سٹے پہ لگاؤں آج پھر جاکے
ٹھہرو ٹھہرو چکھاتی ہوں تمکو مزہ

جوتہ رکھا ہوا اک تیار ہے۔ سب سے پیارا

جو اپنے مال کو سٹے میں سیٹھ کھو بیٹھے
ان کے دن کل تھے کیا اور کیا آج ہیں

لو گھر کو بیچ کے اب وہ فقیر ہو بیٹھے
پائی پائی کی خاطر وہ محتاج ہیں

اور سارے بدن میں بخار ہے۔ سب سے پیارا

سوائے سٹے کے ان کو خیال اور نہیں
یعنی بلجائے یوں مفت اب زر نہیں

وہ اپنے مال پہ دم بند ہیں کہ کچھ تو نہیں
اپنا آجائے بس آج کمبخت ہیں

بس یہی ان کو سوچ بچار ہے۔ سب سے پیارا

امیر پہلے تھے سٹے کے عاشق و شیدا

فقیر کہلاتے ہیں اب مانگ کر پیسہ

ہے ہوا شہر بمبئی میں کیسی حیلی ۔ بے حیائی کی بھی اب تو حد ہو چکی

عورتوں کو بھی سٹے سے پیار ہے بے حد ہے

غزل

بستیاں ہوتی ہیں ویران مسلمانوں کی ۔ کر مدد احمد ذیشان مسلمانوں کی

اب تو اے شاہ عرب دیر نہ کر آنے میں ۔ ورنہ مٹ جائیگی یہ شان مسلمانوں کی

آپ آرام سے انھیں تو یہیں پھر ڈنکے ۔ مشکلیں ساری ہوں آسان مسلمانوں کی

یوں تو دنیا میں مسلماں ہیں زندہ لیکن ۔ آپ ہیں شاہ عرب جان مسلمانوں کی

کوئی حامی نہیں دشمن ہے زمانہ اپنا ۔ چاہتے ہیں کہ مٹے شان مسلمانوں کی

اور کچھ ملنگے تو چھنو کو نہ دینا لیکن ۔ لو خبر اے شہ ذیشان مسلمانوں کی

نئی غزل

جو عرب میں ہوا اک دین کا سلطاں پیدا ۔ کفر مٹنے کیلئے ہو گیا ساماں پیدا

ظلمت کفر میں اک نور کی تجلی چمکی ۔ جس گھڑی ہو گئے چھنو شہ ذیشاں پیدا

دیکھنا کل ہی مدینہ میں تو ہو گا اے دل ۔ پہلے کر لے تو ذرا ہمت مرداں پیدا

کم ہے کیا امت احمد پہ خدا کی رحمت ۔ دین احمد کا کیا ہم کو نگہباں پیدا

شکر کس منہ سے کریں ہم تیرا اے رب کریم ۔ کہ ہمارے لئے تو نے کیا قرآں پیدا

مثل مردوں کے ہے امت تیری اے شاہ عرب ۔ تو جو آئے تو ہر ایک لاش میں ہو جاں پیدا

گر شہنشاہ عرب آپ اشارہ کر دیں ۔ آگ کر سکتی ہے اندر گلستاں پیدا

تیرے محبوب کی امت پہ ستم ہوتے ہیں ۔ یا خدا کر دے تو اب مہدیٔ دوراں پیدا

شوق دیدار مدینہ ہی رہے اے چھنو ۔ اور کچھ دل میں نہ کر حسرت و ارماں پیدا

جوگن کی جھولی بھر دے او کالی کملی والے

ننگی ہے تو پہنے جوگن کفنی گلے میں ڈالے ۔ پاؤں میں پڑ گئے ہیں اب چلتے چلتے چھالے

گر نکو ہے زمیں پر ہے کون جو سنبھالے ۔ یثرب نگر کے راجہ او کالی کملی والے

جوگن کی جھولی بھر دے او کالی کملی والے

پچھلا پہر تھا دن کا اور ٹھنڈی چھاؤں
میں بھیک مانگنے کو جاتی تھی گاؤں گاؤں

جھولی تھی خالی اور دل غم سے بھرا ہوا تھا
بادل مصیبتوں کا سر پر کھڑا ہوا تھا

ناگاہ سامنے سے اک آفتاب نکلا
باصد جلال نکلا باآب و تاب نکلا

تھا نور پاک جس کا برق تجلی طور
تاریکیٔ دو عالم جس کی ضیا سے پرنور

سر پر قبائے نوری کاندھے پہ کالی کملی
وہ کالی کالی زلفیں چشم سیاہ رسیلی

دیکھی جو شان اس کی میں رہ گئی جھجک کر
منزل پہ پونچی آخر رستہ بھٹک بھٹک کر

لو ہو گئی رسائی بیجاں کی جان جاں تک
مشت غبار آخر پہونچا ہے آسماں تک

ناگاہ اس نے مجھ کو دیکھا نگاہ بھر کر
میں رہ گئی اسی جا بس اک آہ بھر کر

دل ہی میں جا کے ٹھہری تیغ نگاہ کیا تھی
جادو تھی موہنی تھی اعجاز تھی بلا تھی

ہے دل کے پار اب تک نیچی نگاہ اس کی
غارتگر خرد تھی چشم سیاہ اس کی

[illegible]یں میں اب تک وہ زیر لب تبسم
وہ میٹھی میٹھی باتیں وہ جاں فزا تکلم

فرمایا مسکرا کر کیوں اس جگہ کھڑی ہے
ہوش و حواس گم ہیں کس سے نظر لڑی ہے

اس پوچھنے کے صدقہ میں اس ادا کے واری
کسطرح ہائے تو نے برچھی جگر پہ ماری

پوچھا کہ نام کیا ہے اور کام کیا ہے تیرا
آغاز کیا ہے تیرا انجام کیا ہے تیرا

کی عرض میں سنے ہوں میں ایک غمزدہ بھکارن
آوارہ پھر رہی ہوں آوارگی کے کارن

کیف و سکوں کا دل میں بالکل پتہ نہیں ہے
سنسار کے چمن میں باد صبا نہیں ہے

میں دل کی جستجو میں پھرتی ہوں ماری ماری
ہر ایک کے آگے رو کر کرتی ہوں آہ و زاری

کوئی تو ایک ٹکڑا جھولی میں ڈال دیگا
کوئی تو پھانس دل کی میرے نکال دیگا

جوگن کی جھولی بھر دے او کالی کملی والے

ایوب گرچہ آئے تھوڑا سا صبر لے کر
ناکام ہی سدھارے ہم تو [illegible] دیکر

یعقوب کی تو گذری یوسف کے رنج و غم میں
یوسف پھنسے ہوئے تھے زلیخا کے [illegible] غم میں

موسیٰ کہ ناز جن کو تھا اس سے گفتگو کا
ان میں بھی کچھ اثر تھا دنیا کی رنگ و بو کا

ہاں ایک خلیل بھی تھا اس میکدے کا ساقی
کچھ کچھ ہے جس کی مے کا اب تک خمار باقی

لیکن کسی میں پیارے کب ایسی آن و بان ہے
تو دلبر خدا ہے مختارِ دو جہاں ہے

جوگن کی جھولی بھر دے او کالی کملی والے

اے شاہ میں خدا کا کیا تم کو واسطہ دوں
یا شانِ کبریا کا میں تم کو واسطہ دوں

حسینؑ کے لہو کا میں تم کو واسطہ دوں
یا حب فاطمہؓ کا میں تم کو واسطہ دوں

یا تیغ مرتضیٰؑ کا میں تم کو واسطہ دوں
اے شاہ تم بتاؤ میں کس کا واسطہ دوں

یا اپنی بیکسی کا میں تم کو واسطہ دوں
یا تیری دل ربائی کا تجھ کو واسطہ دوں

فرقت میں تیری پیارے دیوانی ہو گئی ہوں
اپنوں سے غیر میں تیرے دیوانی ہو گئی ہوں

جاتی ہوں جس جگہ پر آتی ہوں واں سے خالی
للہ ذرا رحم کر او بے کسوں کے والی

جوگن کی جھولی بھر دے او کالی کملی والے

منزل پہ آج اپنی پہنچا دیا ہے مجھ کو
دیوانی کہہ رہا تھا گو اک زمانہ مجھ کو

اب آس ہے تجھی سے او بیکسوں کے والی
پہنچی ترے قدم تک میں نے مراد پالی

سنکر کتھا دکھی کی داتا کو رحم آیا
پھر ہاتھ مسکرا کر میری طرف بڑھایا

ایک چیز چلتی پھرتی جھولی میں میری ڈالی
سر سبز جس نے کر دی خشک آرزو کی ڈالی

آئی بہار تازہ امید کے چمن میں
کی شمع جس نے روشن سنسان انجمن میں

اب ہے زمیں سے مطلب نہ کام آسماں سے
الحمد بعد اب تو فارغ ہوں دو جہاں سے

جگنو سے پہلے کم تھی اب رشک ماہ ہوں میں
پہلے تھی اک بھکارن اب بادشاہ ہوں میں

دیدم بہار جنت در برگ بے نوائی
شاہی نصیب گشتم از شیوۂ گدائی

جوگن کی جھولی بھر دے او کالی کملی والے
غریب نگر کے راجہ او کالی کملی والے

بازار رشوت

شریفوں میں باقی شرافت نہیں ہے
رئیسوں میں شانِ ریاست نہیں ہے

گلے کاٹے جاتے ہیں اہل غرض کے
کہاں گرم بازار رشوت نہیں ہے

خطابوں کے لالچ میں بنتے ہیں لیڈر
انہیں قوم کی کچھ بھی غیرت نہیں ہے

یہی دھن ہے کہ بچوں کو انگلینڈ بھیجو / کہ ملکی زباں کی ضرورت نہیں ہے
بہت کفر و الحاد پھیلا ہوا ہے / کہیں ذکر توحید و وحدت نہیں ہے
صفایا کیا چار ابرو کا ہم نے / مگر لارڈ کرزن کی صورت نہیں ہے
محبت کا نام و نشاں اب کہاں ہے / کہ بھائی کو بھائی سے الفت نہیں ہے

ریس کا فٹوہا

ہے جو اسٹہ کا باپ اور بھائی اسٹہ ریس کا / گو نسب ابلیس نے ہندالکالا ریس کا
پلیس کوئی کھیلتا ہے کھیلتا ہے ون کوئی / پڑ گیا ہے آجکل ہر ایک کو چسکا ریس کا
ریس کی الفت ترقی کر گئی ہے اسقدر / ہر قدم پر ہر جگہ ہوتا ہے چرچا ریس کا
اس کے سر پر مفلسی کا بھوت رہتا ہی سوا / آتے آتے رہ گیا جس کا بھی گھوڑا ریس کا
ہارتے ہیں ہار وہ جو رکا جا کر ریس میں / جیت کر لاتے ہیں اپنے منہ پر پھیرا ریس کا
سب کہو دشمن کو خدا گھوڑے کی بیماری نہ دے / بھوت ہو جاتا ہے کیونکہ مرنے والا ریس کا
روپیہ سب بہہ گیا مفلس ہو عزت گئی / جسکے سر پر پڑ گیا آ کر کلہاڑا ریس کا
غم تو یہ ہے عورتیں تک ریس میں جانے لگیں / نے ہو جائے مرغیوں کو کوئی مرغا ریس کا
حیف ہے اتنا بڑا لیڈر ہو اور ایسا کرے / یعنی ... بھی دل سے ہے شیدا ریس کا
گر کسی بھائی کو ہے میری غزل پر اعتراض / ہیں وہ ثابت کرے قرآن سے اچھا ریس کا
لانبی داڑھی اور نمازی ہو کر کھیلیں ریس کو / پڑ گیا ہے ان بزرگوں سے بھی پالا ریس کا

ایک زمانہ تھا جوئے سے بھی کوئی واقف نہ تھا
آج کل عاشق بنا ہے بچہ بچہ ریس کا

کتب خانہ سلطانی

کے مقبول عام گلدستہ غزلیات جنمیں چیدہ چیدہ اور نئے نئے کلام مشہور شعراء کی پھڑکا دینے والی غزلیات اور ڈرامہ تاگیز مکمل نہایت عمدہ لکھائی چھپائی با تصویر نفیس ٹائیٹل اور عربی۔ فارسی۔ ہندی۔ گجراتی مرہٹی کتب ہر قسم پتہ ذیل سے طلب کریں

سلطان حسین تاجر کتب و جنرل کمیشن ایجنٹ فاکلینڈ روڈ بمبئی نمبر ۲